جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب و روز

امام حرم شیخ صالح بن حمید شیخ عبداللہ الزائد سابق رئیس جامعہ مدینہ منورہ اور دیگر عرب زعماء کی دارالعلوم تشریف آوری

۱۵/اپریل ۱۹۹۶ء جمعہ کا دن جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے لیے دینی مسرت روحانی وجد و کیف، علمی اعتراف عظمت اور مرکز تجلیات کعبۃ اللہ سے نسبتوں کے استحکام کے ولولوں اور پورے علاقے کے لیے پُرجوش مسرتوں کا دن تھا کہ اس دن مرکزِ کائنات قبلۂ عالم کعبۃ اللہ مسجد الحرام المکی کے امام و خطیب شیخ صالح بن عبداللہ بن حمید شیخ عبداللہ الزائد سابق رئیس جامع اسلامیہ مدینہ منورہ شیخ عبداللہ الفیصل نائب سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی شیخ عبداللہ المصلح رئیس جامعۃ الامام ابہا، نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر شیخ محمد یوسف المطبقانی اور مجلس الدعوۃ کے شیخ عبداللہ الغالح بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہ حضرات یوں تو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مقام، علمی عظمت، تاریخ و کردار سے پہلے سے واقف تھے جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ذاتی مراسم کی وجہ سے انہیں مزید حقائق کا علم ہوا شیخ عبداللہ الزائد تو اس سے قبل بھی جامعہ تشریف لا چکے تھے مگر اب کے بار ان حضرات کی تشریف آوری اچانک تھی یہ حضرات افغانستان میں جنگ بندی کے سلسلہ میں پشاور کانفرنس میں شرکت کے لیے آئے تھے دارالعلوم اور مولانا سمیع الحق صاحب سے تعلق و محبت کی بنا پر انہوں نے جامعہ دیکھا اور یہاں پر نماز جمعہ پڑھنے کا پروگرام بنایا حرم مکی کے امام اور خطیب اول شیخ عبداللہ بن السبیل اسی دن دوسری جگہ طے شدہ پروگرام اور نماز جمعہ کے فوراً بعد سعودی عرب روانگی کے پروگرام کی وجہ سے مولانا سمیع الحق سے بار بار معذرت کرتے رہے اور آئندہ آمد کے موقع پر دارالعلوم کے تفصیلی دورہ کا وعدہ کرتے رہے جب اچانک ان کی تشریف آوری کا علم ہوا تو حضرت مہتمم صاحب نے ایک خصوصی اجتماع میں اساتذہ اور طلبہ دارالعلوم کو حرمین شریفین کے اضیاف مکرم کی آمد کی خوشخبری سنائی اور یہ بھی تاکید فرمائی کہ ائمہ حرمین کے اضیافِ مکرمین کی تشریف آوری کے موقع پہ ہر ممکن اکرام کا احترام نظم و ضبط اور دیدہ و دل فرش راہ کیئے جانے کا اہتمام کیا جائے۔

چونکہ اسی روز اخبار میں بھی اُن کی جامعہ تشریف آوری کی خبریں لگ چکی تھی اس لیے جامعہ کے طلبہ و اساتذہ

سمیت اکوڑہ خٹک اور گردونواح کے علاقہ بھر کے مسلمانوں کا ایک تا حدِ نظر اجتماع معزز مہمانوں کے لیے چشم براہ تھا طے شدہ پروگرام کے مطابق امام حرم شیخ صالح بن حمید اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ ۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق تقریباً ۱۲ بجے دار العلوم تشریف لائے تو طلبہ کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی قیادت میں ان کا پرجوش استقبال کیا اسی دوران طلبہ دار العلوم ، اساتذہ ، علماء ، اور عامۃ المسلمین دو رویہ قطاروں میں کھڑے ترحیبی نعروں کے ساتھ امام حرم کا گرم جوشی سے خیر مقدم کرتے رہے دار العلوم تشریف لاتے ہی انہوں نے جامعہ کے مہتمم کی معیت میں تمام شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا دار العلوم پہنچتے ہی سیدھے لائبریری تشریف لے گئے لائبریری کے ہمہ فنون وعلوم پر مشتمل کتب خانہ اور ہمہ جہت موضوعات پر مشتمل کتب کا معائنہ کیا اور ان کے استعمال واستفادہ کے معاملہ میں دلچسپی لی۔ مدیر الحق کے دفتر ، ماہنامہ الحق کے انتظامی دفتر کے بعد ادارۃ العلم والتحقیق اور مؤتمر المصنفین کے دفاتر میں ہر دو اداروں کے مطبوعات دیکھے ماہنامہ الحق کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر ، مؤتمر المصنفین کی حقائق السنن اور ادارۃ العلم والتحقیق کی توضیح السنن میں خوب دلچسپی لی اور اسے علم حدیث کی عظیم خدمت قرار دیا اور خواہش ظاہر کی کہ ان کتابوں اور تصانیف کا عربی ترجمہ ہونا بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی حقائق السنن کے بارے میں بے حد خواہش اور دلچسپی کا اظہار کیا ۔اس کے بعد شعبہ تعلیم القرآن ہائی سکول دفتر اہتمام درس گاہوں اور مختلف ہاسٹلوں کا معائنہ کرتے ہوئے جب دورۂ حدیث کے نو تعمیر شدہ جدید ہاسٹل اور سیمنار ایڈوٹوریم پہنچے تو ان سے حضرت مہتمم صاحب نے ہال کے ایک نو تعمیر مغربی مینار کا سنگ بنیاد بھی تبرکاً رکھوایا تاکہ حرم مکی سے نسبت اور یاد قائم رہے ۔ مہمان دار العلوم کے مختلف شعبہ جات اور تعمیری ترقیات اور تعلیمی کارکردگی سے بے حد متاثر دکھائی دے رہے تھے یہاں سے فراغت کے بعد دار الحفظ والتجوید تشریف لے گئے جہاں زیر تعلیم بچوں میں سے بعض کا قرآن سنا دار الحفظ سے باہر سامنے دار العلوم کے قبرستان میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے مزار پر سب نے فاتحہ پڑھی اور حضرتؒ کے عظیم خدمات اور شخصیت کو دیر تک سراہتے اور خراج تحسین پیش کرتے رہے پھر احاطہ ماوراء النہر گئے ۔ اور نو آزاد وسطی ایشیا کی ریاستوں تاجکستان وغیرہ کے طلبہ کے ہاسٹل میں ان کی ملاقات کی ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور دار العلوم میں ان کے تعلیمی نظام کو مستقبل کے لیے خوش آئند قرار دیا بعض طلبہ کی تلاوت سنی اور ماسکو سے آئے ہوئے ایک طالب العلم کے تجوید وقرات سے تو آبدیدہ ہوئے ۔

دار العلوم کے تفصیلی معائنہ کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے گھر تشریف لائے جہاں انہوں نے انہیں ضیافت دی گھنٹہ ڈیڑھ مولانا کے دولت کدہ پر رہے ادھر نماز جمعہ کا وقت ہو چکا تھا جامع مسجد دار العلوم میں مہمانوں کے لیے استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جامع مسجد دار العلوم ، آس پاس کے چمن ، سڑک کے کنارے قرب وجوار کی گلیاں الغرض قرب وجوار کے تمام متعلقہ جگہوں کو اپنی تنگ دامنی کی شکایت رہی امام حرم اور علماء ومشائخ نماز جمعہ کے وقت

حضرت مہتمم صاحب کی معیت میں جب سٹیج پر قدم رکھا تو ایک بار پھر دارالعلوم کے در و دیوار اللہ اکبر اور استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھے ، وقت مختصر تھا لوگ دو ڈھائی گھنٹوں سے سراپا انتظار تھے تقریب کا آغاز دارالعلوم کے جید قاری صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا حضرت مولانا سید محمد یوسف شاہ مدرس دارالعلوم نے عربی میں ترحیبی نظم پڑھی جس سے خوب سماں بندھا دارالعلوم کے مہتمم نے دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ عامۃ المسلمین اور اپنی طرف سے عربی میں فی البدیہہ خطاب کیا اور اضیاف مکرم کو خوش آمدید کہا اور ان کا تعارف کرایا جس میں امام حرم اور مملکت عربیہ سعودیہ خیر مقدم کے اسلام ، علام اسلام بالخصوص جہاد افغانستان کے لیے لازوال مساعی جمیلہ پر شکریہ ادا کیا مولانا مفتی غلام الرحمٰن نے جامع دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس سے لے کر اب تک اس کی ہمہ گیر سرگرمیوں خدمات شعبوں کے تعارف ، تلامذہ اور فضلاء کے فروغ دین کے لیے مساعی پر روشنی ڈالی ۔ پھر امام حرم الشیخ صالح نے خطبہ جمعہ دیا اور اپنے خطبہ میں انہوں نے مسلمانوں کو قرآن پر عمل کرنے ، خدا سے ڈرنے ، تقویٰ اختیار کرنے ، باہمی اتحاد و یگانگت اور وحدت و ایثار کی تلقین کی خطبہ جمعہ کے بعد موصوف نے نماز جمعہ پڑھائی قرارت کے دوران حرمین شریفین کے زائرین کو ایک بار پھر حرمین شریفین کے فضاؤں میں درد و سوز سے بھری ہوئی قرارت قرآن کی آواز نے انہی جذبات سے معمور کر دیا جو ایک مخلص زائر حرم کو نصیب ہوتے ہیں ۔

دارالعلوم کے تاریخی مقام ، طلبہ کی کثرت بلند اخلاقی تربیت اور لوگوں کے اشتیاق کے پیش نظر امام حرم نے فرض نماز سے فراغت کے بعد از خود کھڑے ہو کر مزید مختصر خطاب کیا اس خطاب میں انہوں نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی عظمتوں ، تاریخی کردار دینی مساعی ، جہادی مہمات ، اس کے بانی مرحوم کے اخلاص ، مولانا سمیع الحق کے مساعی اور اس مرکز علم سے وابستگی اور خلوص و شفقت کا اظہار فرمایا

الحمد للہ کہ وسائل کی کمی ہر طرح کی بے ربطی اور سادگی کے باوجود معزز مہمانوں نے بہت خوشگوار تاثرات لیے سرزمین نجد و حجاز کے مہمانوں کا دورہ جامعہ حقانیہ اور حرمین کے مراکز کے مابین گہرے علمی اور ثقافتی روابط کا ذریعہ بنے گا اور اس طرح حرمین شریفین اور مراکز اسلام سے جامعہ حقانیہ کو قوی سے قوی نسبتوں کا شرف حاصل ہوا ۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى